سوال نمبر

اجماع سے کیا مراد ہے؟ اس کی مختلف قسمیں بیان کریں
نیز قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی اہمیت بیان کریں

1- تعارف اجماع

اجماع چار فقہی اصولوں میں سے ایک ہے جس میں قرآن و سنت سے متعلق ذکر ہے یعنی کہ یہ کامل ہے اس میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں کیونکہ یہ ہدایت خدا کی طرف سے ہے۔ دوسری اجماع و قیاس اس کا تعلق انسانی عقل و فہم کے ساتھ ہے۔ اس میں رد و بدل ممکن ہے مختلف علماء کرام مجتہد کسی بھی دینی مسائل کو حل کرنے کے لیے باہمی قیاس کرتے ہیں اور مسئلے کا حل نکالتے ہیں۔ آج کے دور میں بھی بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کے حل کے لیے اجماع کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث سے بھی ہمیں اس کا ثبوت ملتا ہے

سر جھکانے سے نہیں ہوتے سجدے قبول
دل جھکانا پڑتا ہے عبادت کے لیے۔

2- اجماع کے لغوی معنی

اجماع کے لغوی معنی اکٹھے کرنے کے ہیں اور اس سے مراد دو باہمی چیزوں کو ملانا

جب کوئیس ہم نے اپنی اصلاح یا اور حل گئی۔

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝

"اور ہم نے چاند اور سورج کو اکٹھا کر دیے"

3- اجماع کے اصطلاحی معنی

اجماع کے اصطلاحی معنی
بھی لغوی کی طرح ہیں یعنی کہ ملانا یا جمع کرنا
امام ابو غزالی فرماتے ہیں۔ مجتہدین کا کسی
معاملے میں اکٹھا ہونا اجماع کہلاتا ہے۔ اسی طرح
مختصر السلام بزدوی نے اس معاملے میں فرمایا کہ
اس میں امت مسلمہ کا اضافہ کیا ہے۔ اور
امام غزالی فرماتے ہیں کہ اجماع میں امت
مسلمہ کا متفق ہونا لازمی ہے اور امت مسلمہ کا
کسی بھی مذہبی معاملے پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا
ہے

4- اجماع کا ثبوت قرآن کی روشنی

اجماع کا قرآن و سنت میں بھی
ثبوت ملتا ہے جس سے اجماع کے کرنے
کا پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں جس معاملے
کا حل نہ مل رہا ہو اس کے لیے اجماع کرنے
کا کہا گیا ہے

"اور ہم نے تمہیں ایک جماعت بنایا ہے جس میں اعتدال ہو تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول ﷺ تم پر گواہ بنیں" (القرآن)

اسی طرح اللہ نے کہا ہے کہ ہر معاملے کا حل اللہ کی کتاب قرآن سے ڈھونڈو اور رسول ﷺ کی سنت و ہدایت سے ڈھونڈو اور اگر اس سے بھی مسائل حل نہ ہوں تو امت اپنا اجتماعی قیاس و اجماع کرے اور مسئلے کا حل نکالے

"اور ہم نے امت محمدی ﷺ کو بہترین امت بنایا کیونکہ یہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرتے ہیں" (القرآن)

5- اجماع کا ثبوت حدیث سے

اجماع کا ثبوت ہمیں رسول ﷺ کی تعلیمات سے بھی ملتا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے

جس نے امت مسلمہ کو بالشت بھر بھی چھوڑا اور مر گیا تو وہ جہالت میں مرا۔

اور اسی طرح رسول ﷺ کا بھی ارشاد ہے کہ ہر معاملے میں رہنمائی قرآن و سنت سے حاصل کرو۔ اور جس معاملے میں رہنمائی نہ پاؤ تو

اجماع کرو کیونکہ اللہ میری امت کو گمراہ نہیں ہونے دے گا

6. دور اجماع سے کیا مراد ہے؟

دور اجماع سے مراد تین دور لیے جاتے ہیں

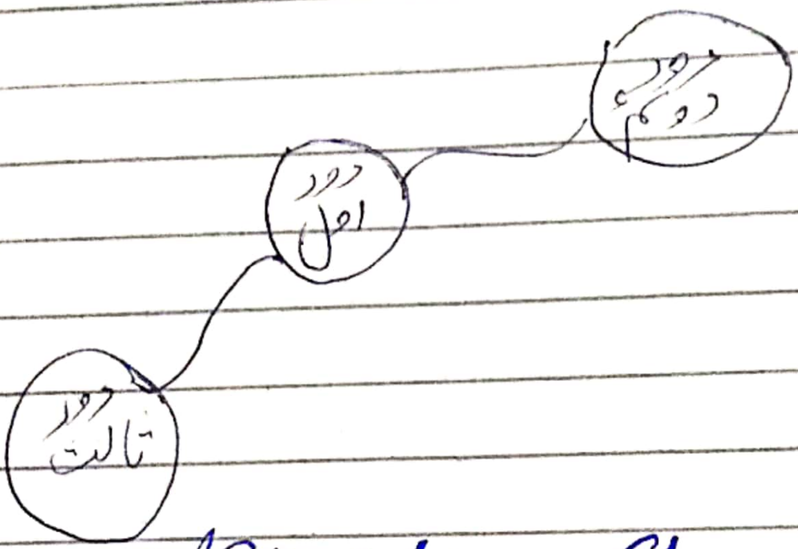

6.1 - دور اول میں اجماع

دور اول میں اجماع خلیفہ کرام نے کیا جس میں سب سے پہلے ابوبکر صدیق شروعات ہوئی اور حضرت عمر فاروق کے دور میں عروج حاصل ہوا۔ حضرت عمر فاروق مختلف امور کے حل کے لیے صحابہ کرام کا مجمع جمع کرتے اور اجماع سے معاملات کرتے جس سے مسئلہ کا حل نکل جو مسائل حل نہ ہوتے آپ ان پر بحث جاری رکھتے جب تک کہ کوئی قوی دلیل سامنے نہ آجاتا۔ اور اس مسئلہ کو حل کر لیتے۔

6.3 حضرت عمر کے دور میں اجماع کی مثالیں

(i) حضرت عمر کے دور میں غسل جنابت کا مسئلہ کھڑا ہوا جس میں صحابہ کرام کا متفق فیصلہ حل نہ ہوسکا۔ تو آپ نے امہات المومنین سے مشورہ طلب کیا۔ کیونکہ رسول کی حیات سے واقف تھی تو انہوں نے کہا محض مباشرت سے غسل جنابت واجب ہوجاتا ہے جس کے بعد حضرت عمر نے یہ فرض قرار دے دیا

6.3 نماز جنازہ میں چار تکبیر مقرر کرنا

(ii) نماز جنازہ میں تکبیر کا مسئلہ ہوا تو اس پر صحابہ کرام نے متفق فیصلہ دیا کہ چار تکبیر معمول کی گئی۔

(iii) دادی کا ورثہ میں چھٹا حصہ مقرر کیا۔ اس وراثت کی وہ بیٹی وارث بھی ہو سکتی تھی اور زیادہ عورتیں بھی شامل ہوسکتی ہیں

6.4 دور ثالث میں اجماع

دور ثالث میں اجماع مستقل کہا۔ جس میں سب سے اہم ابو حنیفہ اور امام حنبل، امام مالک، امام شافعی شامل ہیں ان لوگوں کا اجماع زیادہ تر اپنے علاقے سے ہوتا تھا

مثال کے طور پر الحنفیہ کا جعفر الوقت
اور امام شافعی کا مدینہ کے لیے
لیے اور
ہوتا تھا

6.6 دورِ خلافت میں اجماع

دورِ خلافت میں اجماع صحابہ کرام نے کیا جس میں صحابہ کرام بہت سے
معاملات میں رضا مند ہو جاتے اور
اکثریت سے فیصلہ کیا جاتا

وہ جب کسی فیصلہ کا حل قرآن و سنت
میں نہ پاتے تو اُمتِ محمدؐ سے اجماع
کرتے تھا میری قوم کو غلط پر بھی
بھی متفق نہیں کرے گا

7/ اجماع کی اقسام

اجماع کی درج ذیل اقسام ہیں

اجماع کی اقسام

- اجماع سکوتی
- اجماع اصولی
- اجماع مقید
- اجماع غیر سکوتی
- اجماع امت
- اجماع علماء کرام
- اجماع مدینہ

7.1۔ اجماع سکوتی سے کیا مراد ہے

اجماع سکوتی میں صرف ایک شخص رائے دے گا اور باقی سب پر سکوت طاری ہے۔ یعنی کہ وہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں کسی قسم کی رائے نہیں دیتے

7.2۔ اجماع اسوتی

اجماع اسوتی میں تمام اکابر صنعتی میں سے اپنی رائیں دیتے ہیں جن پر بعد میں آنے والے ان پر اختلاف نہیں کریں گے اور اُن کو مانیں

7.3 اجماع صریح

اس میں مجتہدین کی جماعت وہ فیصلہ کرتی ہے

7.4۔ اجماع غیر سکوتی

اجماع غیر سکوتی میں سب اپنی رائیں کا اظہار کریں گے

7.5 اجماع امت

اگر کسی معاملے کا فیصلہ نہ ہو تو امت مسلمہ سے اجتماع کرنا خدا صبری قوم کو بھی ہے

خطاؤں پر متفق نہیں کرے گا (ارشاد نبوی)

8. اجماع کی اہمیت

اجماع آج کے مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے جیسا کہ آج کل میڈیا کے مسائل ہیں اور پاکستان میں عورتوں پر تشدد اور ظلم میں اضافہ کے لیے ضروری ہے کہ علماء کرام ان کا کوئی حل تجویز کریں۔

9. اجماع کی کنڈیشن

(i) اجماع کرنے والا متقی اور پرہیزگار ہوگا۔

(ii) اپنے ہوش و حواس میں ہوگا

(iii) مسلمان ہوگا

(iv) دین کا مکمل علم ہوگا۔ اور پاکستان میں جدید تعلیم بھی حاصل ہوگی

(v) ہر معاملے میں باریک بینی سے سوچنے کی صلاحیت رکھتا ہو

10. اجماع کن فارم پر کیا جا سکتا ہے

اجماع کے لیے ایک علیحدہ فارم ہونا چاہیے جہاں ہر کسی کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کا حق ہو۔ اور مختلف

چار مشہور امام حضرت امام شافعی امام ابو حنیفہ امام احمد بن حنبل اور امام مالک کا اجماع کر لیا گیا ہے۔

13- اسناد اجماع

اسناد اجماع سے مراد ہے کہ قائل اللہ اور اس کے رسول کا نہیں ہوگا تو کہ وہی کہ سے نازل ہوا مگر اجماع کے لیے کوئی جواز پیش کیا جائے جس کی بنا پر اجماع ہوا اور جس احکامات کی بنا پر فیصلہ کیا گیا۔ ورنہ اسے قابل قبول تصور نہیں کیا جائے گا۔ اس کی تین اقسام ہیں

13.1- عدم جواز

جس میں کوئی جواز واضح نہ ہو۔

13.2- جواز

جس میں کوئی جواز پیش اسناد سے کیا جائے۔

13.3- جواز مسلک

جواز مسلک میں جب حنفیہ فیصلہ کر چکے اور ان چاروں میں ایک رائے ہو تو آنے والے دور میں ان چاروں مالکوں سے کوئی شئی نہیں نکالی جائے گی

16- حاصل بحث

آج کے دور میں امت مسلمہ میں
کئی مسائل جنم لے رہے ہیں جس کی وجہ
سے انتشار برپا ہے تو ضرورت اس امر
کی ہے کہ کوئی ادارہ ایسا بنایا جائے جو اس
معاملات کو حل کر سکے اور ایسی ریسرچ کرے
ان میں اجتماعی اجتہاد کیا جائے OIC
کے نام پر مختلف لوگ اپنی رائے کا اظہار
کر سکیں۔ تاکہ دنیا میں انتشار ختم ہو

"اور جو کوئی بھی امت مسلمہ میں
فساد یا تفرقہ پیدا کرے اسے
قتل کر دو خواہ کوئی بھی
ہو" (ارشاد نبوی)